بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیو مسلم اسلام کے متعلق لوگوں کو کیسے گائیڈ کرے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں نیو مسلم ہوں لوگ مجھ سے اسلام کے متعلق سوال کرتے ہیں، میں کنفیوژ ہو جاتا ہوں میں ان کو کیسے ڈیل کروں ؟

جواب

سب سے پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے تمام عقائد کی تفصیلی معرفت ضروری نہیں، بلکہ بنیادی، ضروری عقائد پر اجمالی ایمان کافی ہے، اس لیے نو مسلم (New Muslim) ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اسلام کے جملہ احکام اور تفصیلات سے واقف ہو۔ اسلام ایک بہت وسیع دین ہے، جس کے عقائد، احکام، تفصیلات اور تشریحات کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے وقت، محنت اور باقاعدہ تعلیم درکار ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی نو مسلم سے ایسا سوال پوچھ لیا جائے، جس کا اسے علم نہ ہو، تو اس میں پریشان (Confused) ہونے کی بالکل ضرورت نہیں بلکہ وہ اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے صاف کہہ دے: "مجھے اس بات کا علم نہیں" اور سوال کرنے والوں کو ماہر اور مستند علماء کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دے کہ یہی اسلامی تعلیمات اور انسانی عقل دونوں کا تقاضا ہے۔

عام دنیا کے معاملات میں اسی اصول پر عمل کیا جاتا ہے جیسے کوئی شخص کسی کمپنی میں بالکل نیا نیا شامل ہوا ہو، تو ظاہر ہے کہ اسے خود اس کمپنی کے نظام، طریقہ کار اور اصول و ضوابط سمجھنے کے لیے وقت درکار ہوگا۔ اب اگر کوئی دوسرا شخص اس کمپنی کی تفصیلات اور باریکیاں جاننا چاہے، تو درست طریقہ اور معقول تقاضا یہی ہے کہ اسے کسی ایسے شخص کی طرف رجوع کرنا ہوگا کہ جو اس کمپنی میں کافی عرصہ گزار چکا ہو اور کمپنی کے معاملات سے اچھی طرح واقف ہو، اس کے برعکس نئے نئے ملازم (New Employee) سے تمام معلومات، تفصیلات اور تجربات سیکھنے کی کوشش کرنا، سراسر غیر معقول اور خلافِ حقیقت ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے، جیسے: کوئی شخص سمندر کی گہرائیوں کا حال ایسے شخص سے پوچھے، جس نے آج پہلی بار ساحل پر قدم رکھا ہو۔

یا کوئی شخص پورے شہر کے راستوں، گلی کوچوں اور شارٹ کٹس (Shortcuts) کے متعلق ایسے شخص سے پوچھتا پھرے، جو خود پہلی بار اس شہر میں آیا ہو۔

یا کوئی شخص طِب (Medical Science) کے پیچیدہ مسائل اور علاج کے اسرار و رموز ایسے طالبِ علم سے دریافت کرے، جس نے آج ہی میڈیکل کالج کی دہلیز پر قدم رکھا ہو۔

بہر حال حقیقت یہی ہے کہ کسی بھی شعبے کی گہرائی اور حقیقی سمجھ بوجھ، وقت، محنت اور تجربے کے بعد حاصل ہوتی ہے، محض ابتدا کرنے والا شخص نہ خود اس کو مکمل سمجھ سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو تسلی بخش وضاحت دے سکتا ہے، لہٰذا ایسی صورتحال میں ایک نو مسلم کے لیے درست طرزِ عمل یہی ہے کہ بغیر علم جواب دینے سے اجتناب کرے اور سوال کرنے والے کو اہلِ علم سے رہنمائی حاصل کرنے کا مشورہ دے تاکہ وہ درست اور مستند معلومات حاصل کرسکے۔ اِسی اصول کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: ”اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔“ **(القرآن الکریم، پارہ14، سورۃ النحل، آیت: 43)**

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”اس آیت کے الفاظ کے عموم سے یہ بھی معلوم ہواکہ جس مسئلے کا علم نہ ہو، اس کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔“ **(صراط الجنان، جلد5، صفحہ320، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)**

مسلمان ہونے کے لیے تفصیلی ایمان ضروری نہیں، بلکہ اجمالی ایمان بھی کافی ہے، چنانچہ ”شرح العقائد النسفیۃ“ میں ہے:

”الایمان فی الشرع: (ھو التصدیق بما جاء بہ من عند اللہ تعالی) ای: تصدیق النبی علیہ السلام بالقلب فی جمیع ما علم بالضرورۃ مجیئہ بہ من عند اللہ تعالی اجمالا، وانہ کاف فی الخروج عن عھدۃ الایمان، ولا تنحط درجتہ عن الایمان التفصیلی“

ترجمہ: شرعاً ایمان سے مراد اُس کی تصدیق کرنا ہے، جو رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے، یعنی: نبی مکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ان تمام باتوں کی دل سے اجمالاً تصدیق کرنا، جن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنا ضروری طور پر معلوم ہو اور ایمان کے لیے یہی کافی ہے۔ نیز (نفسِ ایمان کے اعتبار سے) اجمالی ایمان کا درجہ، ایمانِ تفصیلی سے کم نہیں۔ **(شرح العقائد النسفیۃ، صفحہ276، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

اسلامی تعلیمات کی رو سے بغیر علم مسئلہ بیان کرنا سخت مذموم ہے، چنانچہ حدیثِ مبارک میں ہے: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم: من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفتاه“ ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا، تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔ **(سنن ابی داود، جلد3، کتاب العلم، باب التوقی فی الفتیا، صفحہ 321، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ، بیروت)**

اس حدیثِ مبارک کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: ”خلاصہ یہ ہے کہ بے علم کو مسئلہ شرعی بیان کرنا سخت جرم ہے۔“ **(مراۃ المناجیح، جلد1، صفحہ195، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 24 رمضان المبارک 1447ھ/14 مارچ 2026ء